سرمۂ چشم بصیرت ہے یہ دیدۂ بینا کے لئے

# مشاجراتِ صحابہؓ کے بارے میں اسلاف کے طرزِ عمل کا ایک نمونہ

——— یہاں ایک صاحب تشیع سے متاثر تھے، ایک دن کہنے لگے کہ کیا امام حسینؓ کی شہادت کی ذمہ داری حضرت معاویہؓ اور ان کے طرز عمل پر بھی عائد نہیں ہوتی؟ میں نے کہا کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک مرتبہ ایک بڑے عالم اور ان کی بیوی میں رات کو کچھ تکرار ہوگئی اور درشت کلامی کی نوبت آگئی، ایک صاحب جھانک کر یہ منظر دیکھ رہے تھے، صبح کہنے لگے کہ صاحب شریف گھر کی بیٹی، آپ عالم آپ اس کو اتنا سخت کہہ رہے تھے اور زدوکوب کی نوبت آگئی۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ آپ کو اس کی اطلاع کیسے ہوئے، کہا کہ میں جھانک کر دیکھ رہا تھا، کہا کہ میں اپنے عمل کی توجیہ بعد میں کروں گا، پہلے آپ اپنے عمل کا جواز ثابت کیجیے کہ آپ کو کسی کے خلوت خانہ میں جھانکنے کی اجازت کس نے دی؟ اس کی تو ممانعت ہے۔ میں نے کہا اسی طرح ہم کو صحابۂ کرام پر اعتراض کرنے اور ان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت ہے۔ اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضاً" اب آپ بتائیے کہ آپ کو قانون وعدالت کی کرسی پر کس نے بٹھایا کہ آپ صحابۂ کرامؓ پر فیصلہ صادر کریں۔ بہت سے لوگ قرآن وحدیث کے بجائے تاریخ پڑھ کر گمراہ ہوئے۔

"صحبتے با اہلِ دل" ملفوظات حضرت شاہ محمد یعقوب مجددیؒ، مرتبہ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صہ ۱۵۹